سوال

میری والدہ نصرانی تھی اور تقریبا سولہ برس سے وہ مسلمان ہوچکی ہے لیکن اس کا سارا خاندان ابھی تک نصرانیت پر قائم ہے ، اور میں فی الحال ان کے ساتھ رہائش پزیر ہوں جہاں پر میرا ماموں بھی اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہائش پذیر ہے یعنی اسی گھر میں جس میں رہتی ہوں ۔ میں نے اپنی سہیلیوں سے اس کا ذکر کیا تو ان کا کہنا تھا کہ اس کی موجودگی میں مجھے پردہ کرنا چاہیے ، لیکن میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ وہ میرا محرم ہے چاہے وہ نصرانیت پر ہی قائم ہے ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں ؟

جواب

الحمد للہ

آپ کا ماموں آپ کا محرم ہے ، اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ اس سے پردہ نہ کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے عورتوں کو ان کے کفار خاندان والوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہو ۔

لیکن علماء کرام نے یہ شرط لگائی ہے کہ جس سے عورت پردہ نہ کرتی ہو اس کا امین ہونا ضروری ہے ، تو یہ شرط ہر ایک پر لگائی جائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ۔

اور انہوں نے عورت اور اس کے محرم کے مابین مصافحہ اور بوسہ لینے کے بارہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اگر اس کا محرم امین نہیں وہ اس طرح کہ وہ اس عورت کی صفات دوسرے شخص سے بیان کرے گا یا پھر اس کے دیکھنے پر فتنہ پیدا ہو تو اس سے بھی پردہ کرے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے تفردات میں یہ بھی ہے کہ :

انہوں نے مسلمان عورت کے ساتھ سفر میں محرم کے مسلمان ہونے کی شرط لگائی ہے ، لیکن اس میں ان کے بعض اصحاب نے موافقت نہیں کی ، سفر میں مسلمان عورت کے کافر محرم کی ممانعت کی علت اس کی عدم امانت ہے ، اور خاص کر جب وہ مجوسی ہو ، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کا محرم نہیں اس لیے کہ وہ اس سے جماع کو جائز سمجھتا ہے !۔

اور بعض حنابلہ کا کہنا ہے کہ :

کہ یھودی اور نصرانی ہوسکتا ہے اسے بیچ دے یا پھر اسے قتل کردے ، تو جب ہم اس علت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علت تو بعض فاسق قسم کے مسلمانوں پر بھی منطبق ہوتی ہے ، تو اس طرح اس کا کافر ہونے جو کہ محرم ہونے میں مانع تھا زائل ہوا اور باقی جو عدم امانت اور عدم حفظ خیال نہ رکھنا باقی بچ گئی ۔

یہ تو محرم کے بارہ میں تھا ، اور کفار میں سے اجنبی کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا کافرہ عورت کسی مسلمان عورت کو دیکھ سکتی ہے کہ نہیں ؟

تو دونوں قولوں میں راجح یہ ہے کہ اس سے پردہ نہیں کیا جائے گا جس عورت سے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ اس کی صفات کسی اور کو بتائے گی چاہے وہ مسلمان عورت ہو یا کافرہ ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت کےلیے خاص کر غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کرنے جائز ہیں ، یہ کہ وہ عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کے سامنے اس کی صفات بیان کرے گی اور وہ سب غیر مسلم ہیں ؟

توشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ معاملہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں علماء کرام کے اختلاف پر مبنی ہے :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں ، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس جو ظاہر ہے ، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں ، اور اپنی زیب وآرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں سے جو شہوت والے نہ ہوں ، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔ ۔ ۔ النور (31) ۔

تو اللہ تعالی کے فرمان او نسائھن کی ضمیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے عمومی جنس عورت مراد ہے ، اور کچھ کا کہنا ہے کہ اس ضمیر سے وصف مراد ہے ، یعنی صرف مومن عورتیں مراد ہیں ۔

تو پہلے قول کی بنا پر عورت کےلیے غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے رکھنا جائز ہے ، اور دوسرے قول کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں ۔

ہم بھی پہلی رائے کی طرف ہی مائل ہیں ، اور یہی قریب معلوم ہوتا ہے ، اس لیے کہ عورت عورت کے ساتھ ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں ، یہ اس وقت ہے جب کوئی فتنہ وغیرہ نہ ہو ، لیکن اگر فتنے کا خدشہ ہو مثلا عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کو اس کی صفات بیان کرے گی تو اس وقت فتنہ سے بچنا ضروری ہے ، تو اس لیے عورت اپنے جسم کا کوئی حصہ مثلا ٹانگیں یا اپنے بال کسی دوسری عورت کے سامنے ننگا نہ کرے چاہے وہ عورت مسلمان ہو یا غیر مسلم ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں کتاب : فتاوی المراۃ المسلمۃ (1/532-533) ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

21953